الحمد للہ والمنۃ

فتاوی حضرات علمائے عراق نجف اشرف و کربلائے معلیٰ

و علمائے ہندوستان کثر اللہ امثالہم بابت جواز رسم

مہندی حضرت قاسم

علیہ السلام

حسب فرمائش فی الحسب الفاخر والشرف الذاخر جلالتمآب فخامت

نصاب عمدۃ الاطباء جناب حکیم سید ابو ابراہیم صاحب دام اقبالہ

سکرٹری حسین آباد مبارک۔ لکھنؤ

در مطبع تصویر عالم ڈیوڑھی آغا میر لکھنؤ باہتمام داروغہ سید محمد طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم - اما بعد مخفی و محتجب نرہے کہ مخیف نے باست جواز رسم مھندی حضرت قاسم علیہ السلام جو ہمیشہ سے رائج و شعار مومنین ہے بذریعہ تحریر جناب ثمر یعتمد ار معین العلماء علامہ ہندی آقا السید احمد صاحب مجتہد العصر مدظلہ سے استفسار کیا جو کچھ کمترین نے تحریر کیا اور جناب نے جواب عطا کیا وہ مندرج ذیل ہے بعد مطالعہ تحریر جناب علامہ حضرات علماء عراق نجف اشرف و کربلائے معلے و حضرات علمائے ہندوستان سے بھی استفتے کئے گئے جو جواب عطا ہوئے انکی اصل ہمارے دفتر مین موجود ہے اور واسطے افادہ مومنین شائع کرتے ہین تاکہ حضرات مومنین کو اس رسم کے ادا کرنے مین اور اسکے جائز اور موجب اجر و ثواب ہونے مین کوئی شبہہ باقی نرہے واللہ المعین و بہ نستعین -

احقر حکیم سید ابو ابراہیم سکریٹری حسین آباد مبارک

بعالیخدمت جناب مولوی سید احمد صاحب قبلہ مجتہد لکھنؤ

جناب قبلہ دامت برکاتہم - بعد تسلیم معروض خدمت ہے رسم مھندی

جناب قاسم علیہ السلام جو تمام ہندوستان مین تاریخ چھ یا سات محرم کو ادا
کیا جاتا ہی اور حسین آباد و نجف مین بھی یہ رسم مہندی ہوتا ہی اور اسی رسم کے
ادا کرنے سے گریہ و بکا و سینہ زنی کیجاتی ہے ایسی حالت مین اسکا بند کر دینا
جائز ہے یا ناجائز فقط۔ زیادہ تسلیم۔

سید ابو ابراہیم عفی عنہ ۳ - ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ

(جواب)

رسم مہندی کا ادا کرنا خالی از رجحان نہین ہے اور انشاءاللہ موجب ثواب ہوگا
فقط۔ حررہ السید محمد عفی عنہ بقلمہ مہر شریف

استفتا

از حضرات علمائے کرام و حجج اسلام عتبات
عرش درجات نجف اشرف و کربلائے معلے
چہ حکم شرع است درین مسئلہ۔ کہ در تمام
ہندوستان از قدیم الایام مرسوم است
کہ روز ہفتم ماہ محرم الحرام در عزاخانہ
مومنین جمع میشوند و بعد ختم روضہ خوانی
در طبق حنا میمالند و بران شمعہائے سبز
و سرخ نصب میکنند و روشن کردہ بگریہ

استفتا

حضرات علمائے کرام و حجج اسلام عتبات عرش
درجات نجف اشرف و کربلائے معلی سے۔
کیا حکم شرع ہے اس مسئلہ مین کہ تمام ہندوستان مین زمانہ
قدیم سے رسم ہے کہ ساتوین محرم کو عزاخانہ مین
مومنین جمع ہوتے ہین اور بعد ختم مجلس و
ذاکری ایک طباق و سینی مین مہندی ملکر سبز و
سرخ شمعین اسپر لگاتے ہین اور انکو روشن
کرکے گریہ و زاری کرتے ہین اس خیال سے

می آید بخیال اینکه در هندوستان رسمی از
رسوم عروسی حنا بستن است و امراء و
اعیان قبل عروسی از خانهٔ عروس بخانهٔ
نوشاه حنا میفرستند باین طریق که همراه
آن جمع کثیر و اسپهاے آراسته مزین بساز
و یراق و شتر و فیل و محافه و بیرقهاے
زرین وغیره میباشند همچنین از وقف حسین آباد
مبارک لکهنؤ و شبیه نجف اشرف لکهنؤ
و در اکثر جاها همچنین جلوس بیاد عروسی
حضرت قاسم ترتیب داده گریه کنان
و سینه زنان در حسینیه یا در شبیه کربلا
میبرند و چیزے از چوب و قرطاس مشجر و
ملون تابوت نما ساخته نیز همراه آنها میبرند
و این رسم را در هندوستان مهندی
[illegible] میگویند آیا این چنین رسوم موجب
اجر و ثواب مباح اند یا نه الهٰا از قبل
جناب مولانا معین العلماء علامه هندی

کہ ہندوستان میں منجملہ رسوم شادی مہندی کا
ہے۔ امراء و عمائدین قبل شادی کے
دولہن کے گھر سے دولہا کے گھر پر مہندی
بھیجتے ہیں اسطرح سے کہ ہمراہ مہندی کے
بہت مجمع ہوتا ہے اور سجے ہوئے گھوڑے
اور اونٹ و ہاتھی اور محافہ اور جھنڈیاں
زردوزی وغیرہ ہمراہ ہوتی ہیں اسیطرح سے
وقف حسین آباد مبارک لکھنؤ و شبیہ نجف
اشرف لکھنؤ اور نیز اکثر مقامات پر اسیطرح کا
جلوس یادگار میں عروسی حضرت قاسم کے درست
کرکے روتے اور سینہ زنی کرتے امامباڑوں یا
شبیہ کربلا میں لیجاتے ہیں اور ایک شی لکڑی و
کاغذ کی پھولدار و رنگین بشکل تابوت بناتے ہیں
اور ہمراہ لیجاتے ہیں اس رسم کو ہندوستان میں
مہندی زحنا کہتے ہیں آیا اس قسم کی رسوم موجب
اجر و ثواب مباح ہیں یا نہیں ہم لوگ منجانب جناب
مولانا معین العلماء علامہ ہندی آقا السید محمد مدظلہ

آقا السید احمد مدظلہ ابن حضرت
شمس العلما آقائے آقا السید محمد ابراہیم
طاب ثراہ ماذون شدہ ایم واز تقریر
مولانائے ممدوح معلوم شدہ است
کہ شبیہہ باین رسم ہند در عتبات عرش
درجات نیز ہم سوم است چنانچہ مومنین
در طبق و مجمعہائے مسی شمع نصب کردہ
و بر چوبہا فتیلہ روشن کردہ در صحن
مقدسہ کاظمین و کربلائے معلے طواف
روضہ میکنند پس درین امر ہرچہ حکم
عالی باشد بتعجیل تمام قبل محرم الحرام
مطلع فرمایند۔

سید ابو ابراہیم عفی عنہ

ابن حضرت شمس العلما آقائے آقا السید محمد
ابراہیم طاب ثراہ ماذون ہوئے ہین
اور مولانائے ممدوح کے ارشاد سے
معلوم ہوا ہے کہ مشابہ اس رسم ہندوستان
کے عتبات عرش درجات مین بھی رسم ہے
چنانچہ وہان مومنین بڑی بڑی سینیون مین
تانبہ کی شمع لگاتے ہین اور لکڑیون پر
فتیلہ روشن کر کے صحن اقدس کاظمین و کربلائے معلی
کے طواف روضہ کرتے ہین اور علما و فضلا اس
رسم پر راضی ہین اور منع نہین کرتے پس
اس امر مین جو حکم عالی ہو جلد قبل محرم الحرام
مطلع فرمائیے۔

سید ابو ابراہیم عفی عنہ

جواب مسئلہ

حضرت سرکار شریعتمدار آقا آخوند شیخ
محمد کاظم خراسانی طاب ثراہ مجتہد نجف
اشرف۔

جواب مسئلہ

حضرت سرکار شریعتمدار آقا آخوند شیخ
محمد کاظم خراسانی طاب ثراہ مجتہد نجف
اشرف۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبطے ماذون هستند در رجوع امور مرجعه بحقیر با مر جناب مستطاب قدسی خطاب العالم العامل و الفاضل الکامل فخر الاماثل السید سند المولی المعتمد الاغا السید احمد الشهیر بالعلامۃ الکهنوی دام علاه۔

الاحقر الجانی محمد کاظم الخراسانی

محل خاتم شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہاں اجازت ہی آپکو تمام اُن اُمور میں جنمیں رجوع کرنا حقیر سے مقصود ہی عمل حکم پر جناب مستطاب قدسی خطاب العالم العامل و الفاضل الکامل فخر الاماثل السید سند المولی المعتمد الاغا السید احمد مشہور بہ علامۃ الکھنوی دام علاہ کے۔

الاحقر الجانی محمد کاظم الخراسانی

محل مہر شریف

حضرت سرکار شریعتمدار آقا السید اسمٰعیل الشہیر بآقا صدر مدظلہ العالی مجتہد کربلائے معلیٰ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم و بہ ثقتی

رجاء واثق از حضرت حنان منان جلت نعمائہ آنکہ انشاء اللہ بہدایات جناب مستطاب فواضل یاب۔ ملجاء الانام مرجع الخاص و العام آقائے آقا سید احمد ایدہ اللہ تعالے مدام مستفیض باشند۔

حضرت سرکار شریعتمدار آقا السید اسمٰعیل مشہور بآقا صدر مدظلہ العالی مجتہد کربلائے معلیٰ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم و بہ ثقتی

اُمید قوی حضرت حنان منان جلت نعمائہ سے یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ ہدایاتسے جناب مستطاب فواضل یاب۔ ملجاء الانام مرجع الخاص و العام آقائے آقا سید احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ فیضیاب ہو۔

مسندی حضرت قائم

(۹۸۱۵م)

ابو ابراہیم ایید

۷

حررہ الاحقر ابن صدر الدین العاملی محل خاتم شریف	حررہ الاحقر ابن صدر الدین العاملی محل مہر شریف
از حضرت سرکار شریعتمدار آقا الشیخ عبد الله المازندرانی مدظله العالی مجتهد نجف اشرف بلے امر جناب السید العلامہ امر من وطاعة ایشان طاعت من است وفقکم الله علی طاعته والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته وانا الاحقر عبد الله المازندرانی	حضرت سرکار شریعتمدار آقا شیخ عبد اللہ مازندرانی مجتہد نجف اشرف۔ ہاں حکم جناب سید علامہ کا میرا حکم ہے اور اطاعت اُنکی میری اطاعت ہے خدا توفیق دے تم سب کو فرمانبرداری کی اُن جناب کے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ وانا الاحقر عبد اللہ المازندرانی
از حضرت سرکار شریعتمدار آقا الشیخ فتح الله الشهیر بشیخ الشریعة اصفهانی مدظله العالی مجتهد نجف اشرف۔ طاعت حضرت علامہ دام تائیدہ بر خود لازم وواجب شمارید واز ربقه طاعت وانقیاد درین باب خارج مشوید۔ حرره الاحقر الجانی فتح الله الغروی الاصبهانی المشتهر بشیخ الشریعة عفی له عن جرائمه المقطعة	حضرت سرکار شریعتمدار آقا شیخ فتح اللہ مشہور بشیخ شریعۃ اصفہانی مدظلہ العالی مجتہد نجف اشرف۔ فرمانبرداری حضرت علامہ دام تائیدہ کی اپنے اوپر لازم وواجب سمجھو اور رشتہ طاعت و فرمانبرداری سے اس امر خاص میں خارج نہو۔ حررہ عن الاحقر الجانی فتح اللہ الغروی الاصبہانی المشتہر بشیخ الشریعہ عفی لہ عن جرائمہ المقطعة

محل خاتم شریف

حضرت سرکار شریعتمدار آقا سید محمد باقر طباطبائی حجۃ الاسلام مدظلہ مجتہد کربلائے معلے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد از ابلاغ مراسم سلام وافر امور مباحہ کہ باعث تذکر مصائب ان مظلومان سلام اللہ علیہم بشود و شیعیان را بگریہ آورد مانع ندارد ولی در امور شعاریہ عز شرع انور در انظار را جانب شایستہ و مستحسن است و سعی در اقامۃ عزا موجب اجر است۔

واللہ العالم الجانی محمد باقر طباطبائی

محل خاتم شریف

حضرت سرکار شریعتمدار آقا حاجی شیخ محمد حسین مازندرانی حائری مدظلہ مجتہد کربلائے معلے۔

محل مہر شریف

حضرت سرکار شریعتمدار آقا سید محمد باقر طباطبائی حجۃ الاسلام مدظلہ مجتہد کربلائے معلے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد ابلاغ مراسم سلام وافر جو امور مباح باعث یاد دہی مصائب ان مظلومون (سلام اللہ علیہم) کے ہوں اور شیعونکو رولاویں اسکا کوئی مانع نہین ہے ہان جن امور کو اختیار کیا ہے ان مین حفاظت عزت شرع نورانی کی نظر بہ غیر و ملکی بہتر و مستحسن ہے اور کوشش کرنا اقامۃ عزا مین موجب اجر ہے۔

واللہ العالم الجانی محمد باقر طباطبائی

محل مہر شریف

حضرت سرکار شریعتمدار آقا حاجی شیخ محمد حسین مازندرانی حائری مدظلہ مجتہد کربلائے معلے۔

بسم اللہ و لہ الحمد

بعد از تبلیغ سلام تمام آنکہ این گونہ مطالب و مآرب کہ موجب انکسار قلوب شیعیان ہندوستان و تذکر نوائب و مصائب ائمہ ہدیٰ علیہم سلام اللہ تعالیٰ می باشد البتہ ممدوح و مستحسن و نہایت مطلوب و مرغوب است و انشاء اللہ تعالیٰ موجب اجر جمیل و ثواب جزیل خواہد بود زیادہ والسلام۔

انا الاقل محمد حسین الحائری المازندرانی

محل خاتم شریف

بسم اللہ و لہ الحمد

بعد از تبلیغ سلام تمام آنکہ۔ اسطرح کے مطالب و مقاصد کہ جو سبب شکستگی قلوب شیعیان ہندوستان ہوں اور موجب ہوں یاددہی مصائب آئمہ ہدیٰ علیہم سلام اللہ تعالیٰ کے البتہ ممدوح و مستحسن اور نہایت مطلوب و مرغوب ہین اور انشاء اللہ تعالیٰ موجب اجر جزیل کے ہونگے زیادہ والسلام۔

انا الاقل محمد حسین حائری مازندرانی

محل مہر شریف

مسائل دستخطی حضرات علماء اعلام و حجج اسلام لکھنؤ

مسئلہ کیا فرماتے ہین علمائے دین و مفتیان شرع متین حضرت ختم المرسلین اس مسئلہ مین کہ ماہ محرم کی ساتوین تاریخ مہندی اٹھانا بطریق رسم ہندوستان بسامان ہندو جملہ ذیل شعار تابعین شریعت بانیٔ اسلام سے ہے یا نہین اور بجائے خود مذہبی امر تصور کرکے اوقاف کے روپیہ کو ایسے رسم کی ترقی و اشاعت مین صرف کرنیکی کوشش کرنا متولیان اوقاف کو جائز ہے یا ناجائز۔ فقط

ہاتھی مع حوضج نقرہ وجھول کارچوبی گھوڑے سجے ہوئے سوگیون کے سکھپال و فنس جھنڈ ول معہ چھٹکھائے کارچوبی و دیگر اشیاء آرائش منسوب بڈولہ محافۂ عروس شبیہ جنازہ اسوری سے منڈھا ہوا ارتھی نما و باجھائے ہندوستانی و انگریزی وجلوس بازاری وبادبہاری وغیرہ وغیرہ۔

جواب از سرکار شریعتمدار آقا السید سبط حسین صاحب قبلہ مجتہد دام ظلہ العالی

مہندی جوکہ ہمیشہ سے مرسوم ہے وہ جائز ہے اور اسی طرح وہ اشیاء کہ جو موجب حزن وملال ہین مثل ماتمی باجہ وغیرہ کے سوائے شہنائی کے اور فعل انحضرات کا جو اسکی ترویج و ابقاء مین ساعی ہین ممدوح و مستحسن ہے اور نہ محل ایراد اسلیے کہ فتوے اسکے جواز کا علماء کرام دے چکے ہین پس بتقلید انکے فاعل اسکا ماجور و مثاب ہی حتی عند القائلین بعدم الجواز ایضاً ورنہ کل مجتہدین عمل مسائل اختلافیہ مین سیما اذا دار الامر بین الحرمۃ والوجوب ایک دوسرے کے نزدیک آثم ٹھریگا اور اسیطرح مقلدین بھی ولو یقل بہ احد ولا یمکن القول بہ قطعاً اعاذنا اللہ من ذلک اور سائل نے بعض امور کی تشبیہ رواسم ہنود سے دی ہی اسکی نسبت کہ یہ تشبیہ توہین مذہب ہی یا نہین اور کسقدر صحیح ہی اور کیا حکم ہی نفس واقعہ کا تاوقتیکہ معرض تحقیق مین نہ آوے نہین دیا جاسکتا ہے۔ فقط

حررہ خادم الشریعۃ المطہرۃ الطاہرۃ سبط حسین النقوی عفی عنہ

مسئلہ

جناب قبلہ مولوی آقا حسن صاحب مجتہد لکھنؤ دامت برکاتکم۔

بعد تسلیم معروض خدمت ہی رسم منہدی جناب قاسم علیہ السلام جو تمام ہندوستان میں تاریخ چھ یا سات محرم الحرام کو ادا کیا جاتا ہے اور حسین آباد و نجف میں بھی یہ رسم منہدی کیا جاتا ہے اور اسی رسم کے ادا کرنے سے گریہ و بکا و سینہ زنی کیجاتی ہے ایسی حالت میں اسکا بند کر دینا جائز ہے یا ناجائز زیادہ تسلیم۔

۱۹-اکتوبر ۱۹۱۱ء ابو ابراہیم عفی عنہ

جواب از جناب شمس العلماء آقا السید آقا حسن صاحب دام ظلہ العالی

باسمہ سبحانہ

رسم منہدی جو ایام عزا میں ہندوستان میں علی الخصوص لکھنؤ اور امام باڑون میں ادا کیجاتی ہے یہ ایک یادگار ہے اور مشعر ہے واقعہ عقد حضرت قاسم بن الحسن علیہ السلام کی جسکی روایت کی ہی علامہ مومن جناب فخرالدین طریحی نجفی رحمۃ اللہ نے کتاب منتخب مین زبان عربی میں اور صاحب روضۃ الشہداء واعظ کاشفی نے روضۃ الشہداء مین زبان فارسی مین۔ اور بعض کا یہ خیال کہ علامہ فخرالدین نے روضۃ الشہداء سے نقل کیا ہے مستبعد ہے اسلیئے کہ آجکل بسبب آسانی راہ و عدم موانع کے اکثر اہل فارس زیارت کربلائے معلی و نجف اشرف کو آتے رہتے ہین اور خدمات علماء مین بکثرت ایاب و ذہاب رکھتے ہین باوجود اسکے جو

علماء عرب ہین وہ بالکلیہ زبان فارسی سے نابلد ہین۔ مثلاً جو حضرات جناب شیخ طٰہ نجفی وجناب شیخ آل یسین نجفی وکاظمینی رحمہم اللہ سے مشرف ہوئے ہین وہ واقف ہین پس جبکہ اس زمانہ از دیاد معاشرت اہل فارس ہین یہ حالت ہے تو تین چار سو برس قبل یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے علامہ طریحی نجفی نے اپنی عربی زبان کی کتاب مین روضۃ الشہداء کتاب فارسی سے نقل کیا ہے اور اشعار عربیہ کے ساتھ فارسی کو معرب کر لیا ہے۔ پس ظن غالب ہے کہ ماخذ منتخب کا اس واقعہ ہائلہ مین اور ہے۔ اور صاحب روضۃ الشہداء کا غیر معتمد وکذوب ہونا بھی ثابت نہین ہے خصوصاً اس واقعہ مین اسی سبب سے علماء کاملین ومجتہدین ماہرین نے اُس روایت عقد کے پڑھنے کی ممانعت نہین فرمائی اور اس واقعہ کو مقطوع العدم وکذب محض نہین قرار دیتے اور اپنی کتب مین ذکر فرماتے ہین مثل محرق القلوب وغیرہ کے اور بعض العلماء بسبب بعض دیگر آثار و قرائن کے مظنون قرار دیتے ہین اور نظر قاصر مین بھی اسکا پڑھنا نظماً ونثراً جائز بلکہ موجب اجر وثواب ہی۔ اور ازبسکہ کوئی شیعہ یہ سمجھ کر رسم مہندی نہین ادا کرتا کہ یہ رسم بعینہ کربلائے معلی مین ہوئی تھی بلکہ سب شیعہ یقین رکھتے ہین کہ وہان کوئی سامان نہ تھا یہانتک کہ آب وطعام بھی مہیا نہ تھا تین دن سے پانی تک بند تھا حضرت امام مظلوم علیہ السلام اعداء مین گھرے ہوئے تھے۔ بلکہ اس رسم مہندی کے بہت سے اغراض

ہین۔ اُنمین سے ایک غرض تہیہ اور آمادگی اپنی ظاہر کرنا ہی کہ آب و غذا کا مہیا کرنا تو شیعہ حضرت کیلئے بدرجۂ وجوب کرتے بلکہ ایسے اُمور مین بھی حتی الوسع سامان فراہم کرتے اور جان و مال کو نثار حضرت کرتے۔ دوسری غرض یہ بھی ہی کہ یہ سامان مذکر بے سامانی ہوا ور یہی وجہ زیادہ گریہ و بکا کی ہوتی ہی کہ یہ سامان دیکھکر بے سامانی و مظلومی حضرت سید الشہداء یاد آتی ہے اور وہ گریہ و بکا کو بڑھاتی ہی پس علی الاظہر یہ رسم مہندی بھی جائز ہے اور ترک کرنا اسکا چاہیے کہ موجب قلت گریہ و بکا اور سبب کمی ثواب و اجر ہوگا بجالانا اسکا جائز و موجب اجر و ثواب ہی واللہ یعلم حررہ السید قاسم حسین عفی عنہ

محل خاتم شریف

جواب از جناب شریعتمدار آقا السید ابو الحسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

بسم اللہ ولہ الحمد۔ جناب قاسم علیہ السلام کی مہندی اُٹھانا جلوس و شان شوکت سے جسمین کوئی امر نامشروع نہو مثل اُٹھانے تعزیہ امام حسین علیہ السلام روحی لہ الفداء اور علم حضرت عباس علیہ السلام کے محبوب و مطلوب بلکہ موجب ثواب ہی کئی وجہونسے اول یہ یاد دلاتا ہی اُن مظالم و مصائب کو جو اہلبیت رسالت پر گذرے ہین مثل سکے کہ اہلبیت رسالت کو اسیر کرکے شان و شوکت سے کوفہ و دمشق وغیرہ مین لیجاتے تھے اور موجب رقت و بکا و ابکا کا ہوتا ہی دوم تکثیر سواد اہل مصیبت ہوتا ہی جو محبوب و مطلوب ہی سیوم اعلان و اظہار اُن مظالم و مصائب کا ہی جو ظالمون نے اہلبیت رسالت سے کیے ہین جنکے اخفا کے درپے ہمیشہ اہل باطل رہے اور رہتے ہیں اور یہ خیال ہوتا ہی شان و شوکت دیکھکر کہ شادی مین ایسے امور

ہوتے ہین اور ظالمون نے ایسے ظلم کیے اہلبیت پر کہ انہین سے کوئی امر ممکن ہو بلکہ عزاخانہ
کردیا یہ خیال زیادہ موجب رقت بکا و ابکا کا ہوتا ہی چوتھے شان و شوکت عزاداری
مین ترقی ہوتی ہے جو موجب اعلاء حق و ارغام انوف اہل باطل ہین پس بند کرنا
مہندی کا امور مذکورہ کا بند کرنا ہے جو خلاف مقصود اہل مذہب و شارع علیہ السلام
ہین اور روایت عقد قاسم علیہ السلام کو مثل دیگر روایات کے علماء معتبرین نے
اپنے کتب معتبرہ مین نقل کیا ہی اور پڑھا ہی اور پڑھتے ہین تفصیل اسکی ہمنے اپنے
رسالہ حجج قاطعہ و دق الخیشوم مین لکھی ہے من شاء فلیرجع الیہما فقط

حررہ السید ابو الحسن عفی عنہ — محل خاتم شریف

جواب از سرکار شریعتمدار آقا السید محمد حسین صاحب مد ظلہ العالی

باسمہ سبحانہ تعالی ولہ الحمد

بعد قطع نظر از اعتبار و عدم اعتبار روایت عقد حضرت قاسم علیہ السلام اگر بدون
قصد اس امر کے کہ یہ سامان حنابندی جو مرسوم بلاد ہند ہی حضرت قاسم کیلیے ہوا تھا
مہندی کا اٹھانا بشرطیکہ امور غیر مشروعہ پہ مشتمل نہوے عیب نہین ہی بلکہ مثل علم حضرت
عباس ع اٹھانے کے اور تعزیہ و ضریح اٹھانیکے موجب بکا و سبب ابکا ہوگا اور
جبکہ بدون اختلاف وہ جائز و مباح سمجھا جاتا ہی تو اوسی قبیل سے یہ بھی ہوگا واللہ اعلم

حررہ السید محمد حسین عفی عنہ

محل خاتم شریف